سرجری اسلام کے قرون اولیٰ میں

(از مولانا محمد عبداللہ طارق صاحب رفیق ندوۃ المصنفین دہلی)

(قسط نمبر ۵)

اس مقالے کی چار قسطیں برہان ستمبر ۱۹۸۲ء جنوری، فروری، مارچ ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکی ہیں اب طویل وقفے کے بعد یہ پانچویں قسط پیش کی جا رہی ہے۔ اس درمیانی عرصے میں بہت سے اہل علم وارباب بصیرت کی طرف سے خطوط کے ذریعہ اور زبانی ملاقاتوں میں ان منتشر یادداشتوں کو بہت اونچے الفاظ میں سراہا گیا، مقالے کی قسطیں برہان سے نقل ہو کر پاکستان (اکوڑہ خٹک) کے معروف ماہنامہ الحق میں بھی شائع ہوئی ہیں، مشہور محقق وفاضل جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب (پیرس) نے اس کی کوئی ابتدائی قسط الحق میں دیکھی ہوگی تو انھوں نے مدیر الحق کو ذیل کا خط لکھا:-

"ماہ رجب کا شمارہ الحق آج پہنچ گیا، باعث ممنونیت ومسرت ہوا، اس دفعہ سرجری کے عنوان سے جو عالمانہ مضمون مولانا محمد عبداللہ طارق دہلوی صاحب نے شائع فرمایا ہے اسے خود طبیب نہ ہونے کے باوجود شوق سے پڑھا اور مستفید ہوا، عنوان اگر جراحی ہوتا تو بہتر ہوتا کہ یہ لفظ ہماری زبان میں موجود ہے۔

صفحہ ۲۰ سطر ۴ تا ۵ میں لکھا ہے کہ مسلم سرجن جو تجربات کرتے تھے وہ پرندوں

بینس اور انسانی لاشوں پر کرتے تھے" کیا وہ اس کا حوالہ دے سکیں گے؟ چند سال قبل میں اٹلی گیا تھا تو وہاں ایک یونیورسٹی (جامعہ) میں ہمیں بتایا گیا کہ "دنیا میں پہلی دفعہ کسی لاش کی چیر پھاڑ کی گئی اور یہ لاش کی میز ہے، اور یہاں اوپر طلبہ کھڑے رہ کر اُستاد کے عمل کا مشاہدہ کرتے تھے" اس لئے مطلوبہ حوالے کی اہمیت ہے۔ میں نے مرحوم مولانا ابو الوفا افغانی سے بھی ایک بار دریافت کیا تھا کہ آیا ان کے علم میں کتب فقہ و تاریخ وغیرہ میں ایسا کوئی واقعہ ہے کہ کوئی کفن چور (نباش) لاش کو چُرا کر جراحوں کو فروخت کرتا پایا گیا ہو؟ انھوں نے لاعلمی ظاہر کی تھی۔ میری اس زحمت دہی کو معاف فرمائیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ۔ پیرس۔ ۲۱ شعبان[1]

اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ الحق میں برہان کا حوالہ درج ہونے سے رہ گیا تھا ورنہ ڈاکٹر صاحب موصوف یہ گرامی نامہ جس کے بیشتر حصے کا تعلق مقالہ نگار سے ہے یا تو میرے نام ارسال فرماتے یا ماہنامہ برہان کے پتے پر بھیجتے۔ بہر حال ہم اہلِ علم کی پسندیدگی پر اولاً اللہ علیم وفتاح کے شکرگذار ہیں کہ اسی کے کرم سے ہر خیر کا حصول ہوتا ہے ثانیاً ان تمام اہلِ علم کے شکرگذار ہیں جنھوں نے اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا مشورہ عنوان کے سلسلے میں دل سے قبول ہے مگر مجبوری یہ ہے کہ بہت سے الفاظ کے معنی و مفہوم اور وسعت و گیرائی میں وقت اور ماحول کے مطابق کمی بیشی

---

[1] ماہنامہ الحق جلد ۱۸ شمارہ ۹ صفحہ ۵۵، رمضان ۱۴۰۳ھ جون ۱۹۸۳ء، یہ پرچہ ہمیں جناب عبید اللہ کوٹی ندوی صاحب کی عنایت سے حاصل ہوا۔ (مرتب)

بنی رہتی ہے، مثال کے طور پر لفظ امام کا استعمال امام ابوحنیفہ اور امام بخاری کے ساتھ بھی ہے اور علامہ اقبال کے لفظوں میں "دو رکعت کے امام" کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ یہی کچھ حال لفظ جراح کا ہے، اردو زبان میں لفظ جراح اس شخص کے لئے مستعمل ہے جو صرف زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کا علاج کرے، ہم بچپن سے دہلی میں اس لفظ کا یہی مفہوم سنتے اور بولتے آئے ہیں اور اہل لغت بھی اس لفظ کا اولین مفہوم یہی لکھتے ہیں، فیروز اللغات میں جراح کا مطلب شروع میں یہی لکھا ہے اور "سرجن" تیسرے نمبر پر لکھا ہے، اس لئے سرجن میں موجودہ دور میں جو وسعت اور ہمہ گیری ہے وہ جراح میں ہرگز نہیں، اس مجبوری کو ہم نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کا عربی مفہوم یہاں خارج از بحث ہے۔

پرندوں، بندروں اور انسانی لاشوں سے متعلق جو سوال ہے ہمیں امید ہے کہ اس کا جواب نہایت شرح و بسط سے مقالے کی اگلی قسطوں میں مل گیا ہوگا۔ اسی طرح نباش کے لاشیں چرانے اور جراحوں کے ہاتھ فروخت کرنے سے بہتر حوالے بھی مقالے میں گذر چکے ہیں، خدا کرے تمام قسطیں محترم ڈاکٹر صاحب کی نظر سے گذری ہوں۔

ملکی سرحدوں اور ان کے مختلف النوع قوانین کا یہ پہلو بڑا افسوسناک اور تکلیف دہ ہے کہ ان کی وجہ سے علمی روابط اور اخبارات و رسائل اور کتابوں کی آمد و رفت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

پیش نظر قسط میں جن اطباء کا ذکر ہے ترتیب کے لحاظ سے یہ گذشتہ قسط میں آنا چاہئیں تھے مگر ان میں سے بعض کے حالات اس وقت دستیاب نہ ہو سکے تھے، امید کہ ناظرین کرام یہ بے ترتیبی معاف فرمائیں گے۔

اسلامی عہد کے چند اطباء:۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں دو طبیبوں کا ذکر ملتا ہے جو یمن کے باشندے

بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وہی دو صحابی ہیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے یا کوئی دوسرے طبیب ہیں۔ حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی رضی اللہ عنہ جو ایک قدیم الاسلام بدری صحابی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شعبۂ املاک کے ذمہ دار اور حضرت عمرؓ کے دور میں بیت المال کے انچارج رہ چکے ہیں۔ یہ کوڑھ کے مریض تھے حضرت عمرؓ نے ان دونوں یمنیوں کے علاج کا حکم دیا تو انھوں نے کہا کہ ہم اس کا علاج تو نہیں کر سکتے البتہ اس مرض کی ترقی رُک سکتی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا عافیۃ عظیمۃ ان یقف فلا یزید (یہ تو بہت بڑی عافیت ہے کہ مرض ٹھہر جائے اس میں اضافہ نہ ہو) چنانچہ انھوں نے عجیب و غریب طریقے پر علاج کیا، اگرچہ یہ طریقۂ علاج براہ راست سرجری میں شامل نہیں مگر دلچسپی کی خاطر لکھتا ہوں کہ انھوں نے (مکتلین عظیمین) دو بڑے بڑے ٹوکرے بھر کر حنظل (اندرائن) منگوائی اور مریض کو لٹا دیا اور ایک ایک اندرائن لیتے رہے اور اس کے دو ٹکڑے کر کے مریض کے پاؤں کے تلووں میں رگڑتے رہے، ایک نے داہنا قدم لیا دوسرے نے بایاں اور اس طرح دونوں آدمی اندرائن رگڑتے رہے جب ایک اندرائن بالکل ریزے ریزے ہو جاتی تو وہ دوسری لیتے اسی طرح انھوں نے دونوں ٹوکرے رگڑ ڈالے، اس عمل کے شروع ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ مریض نے ہرا ہرا اور بہت کڑوا بلغم تھوکنا شروع کیا۔

یہ عمل پورا کرنے کے بعد انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہا: لا یزید وجعہ بعد ھذا ابداً (آج کے بعد اس کے مرض میں کبھی اضافہ نہ ہوگا) ابو جعفر عبداللہ بن جعفر قسم کھا کے بیان کرتے ہیں کہ فواللہ ما زال معیقیب متماسکاً لا یزید وجعہ حتی مات (حضرت معیقیب کا مرض اپنے اسی اسٹیج پر ٹھہر گیا اس میں مرتے دم تک کوئی اضافہ نہیں ہوا) —— یہ واقعہ حافظ ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہے اور طبقات ابن سعد میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔[ع۵]

ع۵ الاستیعاب علی ہامش الاصابۃ ج ۳ ص ۴۶۶ و الاصابۃ ج ۳ ص ۴۵۱ و کنز العمال (طبع ۲) ج ۱۰ ص ۵۳۔

(۱۱) حیان بن ابجر الکنانی الصحابی رضی اللہ عنہ ان کی طبی زندگی کے اورکارنامے تو نظر سے نہیں گزرے لیکن ایک واقعہ طبرانی نے اپنی معجم میں ان کے ایک بڑے آپریشن کا ذکر کیا ہے کہ بقر عن بطن امرأة بنی بہا حتی عالجھا (یعنی انھوں نے ایک عورت سے نئی نئی شادی کی تھی اس کے پیٹ کو چاک کیا اور اس کا علاج کیا) یہ روایت اس چیز سے خاموش ہے کہ یہ کس مرض کا علاج تھا مگر بقر کا لفظ پیٹ کو پھاڑ ڈالنے کے لئے آتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بڑا ہی آپریشن کیا تھا عہ

امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا مختصراً ذکر کیا ہے اور ان کا ایک طبی مقولہ نقل کیا ہے سہ

(۱۲) ایک انصاری طبیب جنھوں نے حضرت عمر رض کو ان کے حملہ قاتلانہ کے وقت دیکھا تھا، حضرت عمر نے فرمایا کسی طبیب کو بلاؤ تو ان کو بلایا گیا انھوں نے آکر پوچھا کہ آپ کو پینے کی کونسی چیز زیادہ پسند ہے حضرت عمر نے فرمایا نبیذ (کھجور کا شربت) چنانچہ حضرت عمر کو نبیذ پلائی گئی تو ان کے زیر ناف کے ایک زخم سے وہ بہنے لگی، لوگوں نے کہا کہ یہ پیپ ہے انھوں نے پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل آیا تو انھوں نے کہا کہ ما اراك تمسی (مجھے امید نہیں کہ آپ شام بھی پکڑ سکیں گے) اس لئے جو کچھ کرنا ہے کر لیجئے بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اسی طرح کی جانچ بعض اور لوگوں نے بھی کر کے دیکھیں اور انھوں نے حضرت عمر کو تسلی دی پھر ان انصاری طبیب نے دیکھ کر جب ناامیدی ظاہر کی تو حضرت عمر نے فرمایا صدقتنی (تو نے مجھ سے سچ بات کہدی) للعہ

ابن شفیع، یہ محدثین میں ہیں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے شاگرد یعنی تابعی ہیں حضرت اسید بن حضیر آخر عمر میں عرق النساء کے مریض ہو گئے تھے، کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بھی مشکل ہو گیا تھا،

عہ الہیثمی، مجمع الزوائد ص ۹۹/۵

سہ تاریخ بخاری ج ۲ ق ۱ ص ۵۸ والاصابہ ص ۳۶۴/۱

للعہ دیکھئے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۷۶ وص ۷۸ وکنز العمال (طبع ۲) ص ۳۳/۱۴

... تو ابنِ شفیع کو علاج کے لئے بلایا گیا تھا یہ کہتے ہیں کہ: فقطعت لہ عرق النساء یعنی میں نے ان کی رگِ نسا کاٹ کر علاج کیا اور مجھے اسی موقع پر حضرت اسید بن حضیر نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثیں سنائی تھیں۔

یہ واقعہ مسند امام احمد میں بھی ہے اور صحیح ابن حبان میں بھی مسند اور صحیح میں وہ حدیثیں بھی نقل کی گئی ہیں۔

اُثیر (بروزن زُبیر) بن عمرو السکونی الکوفی جو "ابن عمرو یار" کے نام سے بھی مشہور ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو عبداللہ بن مالک کا بیان یہ کہ جمع الاطباء لعلی رضی اللہ عنہ یوم جرح وکان ابصرهم بالطب اثیر بن عمرو السکونی یعنی حضرت علی کے زخمی ہونے کے دن بہت سے اطباء جمع کئے گئے تھے ان میں سب سے زیادہ صاحبِ بصیرت طبیب اُثیر بن عمرو سکونی تھا۔ آگے کہتے ہیں:

وکان صاحب کسریٰ یتطبب یعنی یہ شاہ کسریٰ کا خصوصی طبیب رہ چکا تھا

اسی نے ایک بکری ذبح کرا کے اس کا گرم گرم پھیپھڑا لے کر اس میں کوئی خاص رگ تلاش کی اور وہ رگ نکال کر حضرت علیؓ کے زخم میں ڈالی یہ زخم دماغ میں تھا، وہ رگ اس نے زخم میں ڈال کر اس میں پھونک بھری پھر اس کو نکال کر دیکھا تو اس پر دماغ کی سفیدی یعنی بھیجے کا کچھ حصہ تھا، اس طریقے سے گویا اُس نے بے ضرر طریقے پر زخم کی گہرائی کا پتہ لگایا تھا، اس نے جب یہ جان لیا

عہ مصنف عبدالرزاق وطبقات ابنِ سعد ـــ دیکھئے کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۵۱

عہ موارد الظمان الی زوائد ابنِ حبان ص ۳۴۵ رقم الحدیث ۱۲۹۸ ومجمع الزوائد ص ۲۳ ج ۱۰

سہ بفتح السین یہ قبیلہ کندہ کی ایک شاخ السکون کی طرف نسبت ہے۔ دیکھئے جمہرۃ انساب العرب ص ۴۲۹ والانساب للسمعانی ج ۷ ص ۱۶۲

کہ زخم ام دماغ تک پہنچ گیا ہے تو اس نے کہا یا امیر المومنین اعہد عہدک فانک میت، یعنی آپ کو جو کچھ وصیت کرنی ہو کسی سے کچھ کہنا سننا ہو وہ کر لیجئے آپ بچیں گے نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کوفہ میں ایک صحرا "صحراء اثیر" ہے وہ انہی کے نام سے منسوب ہے۔[للعہ]

چند خواتین :-

- حضرت رُبَیّع بنت مُعَوِّذ صحابیہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں جو خواتین زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات انجام دیتی تھیں ان میں یہ بھی شامل تھیں۔[صہ]
- ام عطیۃ الانصاریۃ یہ اس کنیت سے مشہور ہیں اصل نام نسیبۃ بنت الحارث (نون کے ضمہ اور سین کے فتحہ علی الاصح) یہ ام عطیۃ الانصاریۃ الخافضہ سے الگ ہیں جن کا اوپر ذکر آچکا ہے یہ صحابیہ ہیں مسند احمد صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں ان کا بیان منقول ہے کہ غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات (میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات اسلامی جنگوں میں شرکت کی ہے) جن میں ان کا کام کھانا بنانے، خیموں پر رہ کر سامان کی حفاظت کرنے کے علاوہ زخمیوں کی دوا دارو کرنا تھا۔ اُداوی الجرحیٰ و اُقوم علی الزمنیٰ (کہتی ہیں میں زخمیوں کا علاج کرتی تھی اور پرانے مریضوں کی دیکھ بھال کرتی تھی)۔[عہ]

للعہ الاستیعاب لابن عبد البر ج ۲ ص ۶۲ والاکمال لابن ماکولا ج ۱ ص ۱۴

صہ الاصابہ جلد ۴ ص ۳۰۱ و نیل الاوطار ۷ ص ۲۵۳

عہ مجد الدین عبد السلام ابن تیمیہ، منتقی الاخبار ۷ ص ۲۵۳ (النیل) والاصابۃ ص ۴۷۶

• ام سلیم الانصاریۃ: مسلم اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ام سلیم (حضرت انس کی والدہ) اور چند دیگر انصاری خواتین جہاد میں جاتی تھیں جن کا مقصد زخمیوں کی مرہم پٹی اور علاج ہوتا تھا۔ [عہ]

• لیلی الغفاریۃ: یہ بھی صحابیہ ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں مریضوں کے علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کے خالص طبی کاموں کے لئے جاتی تھیں طبرانی اور ابن عبد البر وغیرہ نے غزوات میں ان کی صرف طبی خدمات کا ذکر کیا ہے کھانے پکانے اور پانی پلانے وغیرہ کا ذکر نہیں ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے جو چند خواتین علاج کی خاص مہارت رکھتی تھیں ان کا شمار انہی میں تھا واللہ اعلم [سہ]

• معاذۃ الغفاریۃ: اوپر والی خاتون کی طرح یہ بھی قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتی ہیں صحابیہ ہیں، ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور ابو موسیٰ نے بھی ان کا قول نقل کیا ہے کہ کنت أخرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الأسفار اقوم علی المرضیٰ واداوی الجرحی (یعنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفروں میں جاتی تھی یعنی غزوات میں۔ مریضوں کی دیکھ بھال اور زخمیوں کی دوا داروکی خدمات انجام دیتی تھی۔

حافظ ابن حجر نے ان کا تذکرہ لیلی غفاریہ کے حالات میں کیا ہے [للعہ]

عہ أیضاً والإصابۃ ج ۴ ص ۲۶۱

سہ مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۲۴ الاستیعاب ص ۴۰۲ (علی ھامش الاصابۃ)

للعہ الاصابۃ ج ۴ ص ۴۰۳ وص ۴۰۹

• اُمِّ زیاد الاشجعیۃ یہ بھی صحابیہ ہیں محدثین کے یہاں عام طور پر ان کا نام نہیں آتا بلکہ حشرج بن زیاد اشجعی کے دادی کے تعارف میں ان کا ذکر آتا ہے غزوۂ خیبر میں یہ اور ان کے ساتھ دیگر پانچ خواتین چپ چاپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر نکل کھڑی ہوئیں یہ کہتی ہیں کہ جب آپ کو خبر ہوئی تو ہمیں بلوایا اور پوچھا کہ باذن من خرجتن؟ ورأینا فی وجھہ الغضب (تم کس کی اجازت سے نکلیں؟ اور آپ کا روئے انور غضبناک تھا) فقلنا: خرجنا ومعنا دواء تداوی بہ الجرحی ونناول السھام ونسقی السویق (ہم نے کہا ہم اس لئے نکل آئیں کہ ہمارے ساتھ دوائیں ہیں جس سے ہم زخمیوں کا علاج کریں گی، اور مجاہد کو تیر پکڑوانے اور ستو پلانے کی خدمات انجام دیں گی۔) یہ واقعہ ابو داؤد نسائی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ عـ۵

اگر حدیث وسیرت اور مغازی کی کتابوں کو اس نظر سے کھنگالا جائے تو اور بھی بہت سی خواتین کے نام اس سلسلے میں مل سکتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عورتیں غزوات میں اکثر شرکت کرتی تھیں جن کا مقصد پانی پلانا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا ہوتا تھا۔ عـ۶ ہم نے اس مقالے میں صرف اُن خواتین کا ذکر کیا ہے جن کی طبی خدمات کی صراحت روایات میں موجود ہے۔

(نوٹ) اسی مقالے میں چند خواتین کا تذکرہ اس سے قبل بھی آچکا ہے، مزید یہ چند نام جو میں نے تقریباً ۱۹۶۵ء یا ۱۹۶۶ء میں والد مرحوم مولانا محمد رحمت اللہ صاحب میرٹھی ثم دہلوی سے بھوپال کے ایک تبلیغی اجتماع میں کچھ علماء اور پروفیسران کی ایک خصوصی نشست میں تقریر کرتے ہوئے سُنے تھے اُنہی کو سیرت و اسماء الرجال کی کتابوں سے تلاش کر کے مرتب کر دیا ہے وہاں اصلاً صحابی خواتین کی خدمات فی سبیل اللہ کا تذکرہ تھا۔

عـ۵ الاصابۃ ج۴ ص۴۵۳ التقریب ص۴۹۶ فتح الباری ج۶ ص۵۱